(قسط ۱)

قرآنی علم و فہم کا درجہ حکمت

مولانا محمد تقی امینی

یہ مثالیں محض قریب الفہم بنانے کے لئے دی گئی ہیں ان سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے۔ قرآن و حدیث میں شرح صدر (سینہ کھولنا) شق صدر (سینہ چاک کرنا) روشنی ڈالنے کی تعبیریں ہیں جن سے اس مزید نورانی قوت کی طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً قرآن حکیم میں ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ [۱] کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا

یہ شرح صدر کار نبوت کے لائق بنانے کے لئے تھا جیسا کہ آگے کی آیت میں اس کے اثر سے وضاحت ہوتی ہے۔

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ — اور آپ کے اوپر سے آپ کا
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ — بوجھ اتارا جس نے آپ کی کمر
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۭ [۲] — جھکا دی تھی اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔

شق صدر (سینہ چاک کرنا) کا ذکر مختلف حدیثوں میں ہے [۳] جن کی تشریح شاہ ولی اللہ نے اس طرح کی ہے۔

اما شق الصدر وملوٗہ — لیکن شق صدر (سینہ چاک کرنا)
ایمانا فحقیقتہ غلبۃ انوار — اور اس کو ایمان سے بھرنے کی
الملکیۃ وانطفاء لہب — حقیقت انوار ملکیہ کا غلبہ اور طبیعت

---

۱ الم نشرح آیت ۱ — ۲ ایضاً آیت ۲-۳-۴

۳ مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۴۹ حدیث انس بن مالک

الطبیعۃ وخضوعھا	... شعلہ بجھ جاتا ہے - نیز
الی الفیض یہبط من	حظیرۃ القدس (عالم نور) سے فیض
حظیرۃ القدس [1]	قبول کرنے کی طرف طبیعت کا آمادہ
	اور متوجہ ہو جاتا ہے -

نبوت سے پہلے روشنی دیکھنے یا روشنی ڈالنے کا ذکر اس حدیث میں ہے -

اقام رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
علیہ وسلم بمکۃ خمس	میں پندرہ سال ٹھہرے سات
عشرۃ سنۃ یسمع الصوت	سال آواز سنتے اور روشنی
ویری الضوء سبع سنین	دیکھتے رہے اور کچھ نہ دیکھتے تھے
ولا یری شیئا وثمانی	اور آٹھ سال آپؐ کی طرف وحی
سنین یوحی الیہ [2]	کی جاتی رہی -

اس مزید نورانی قوت پہنچانے کا اہم مقصد عالم نور سے فیض حاصل کرنے ں رکاوٹ دور کرنا معلوم ہوتا ہے اور سب سے بڑی رکاوٹ نامیاتی لہروں کے شعلے تھے جو شیطان کی آماجگاہ بنے ہوتے ہیں - چنانچہ اس کے بعد ایک طرف نوری کرنوں کو مزید توانائی حاصل ہوئی اور دوسری طرف نامیاتی لہروں کے شعلے بجھ گئے پھر شعور و خواہش میں ہم آہنگی ہوئی اور عالم نور سے کسب فیض کا راستہ کھلا -

شعلہ بجھنے کا ثبوت اس حدیث میں ہے -

ما منکم من احد الا وقد	تم میں سے ہر ایک کا ہمنشین جن
وکل بہ قرینہ من الجن	شیطان ہے - صحابہؓ نے عرض
قالوا وایاک یا رسول	کیا اور آپؐ کا بھی اے اللہ کے

---

[1] حجۃ اللہ البالغۃ ... اللہ علیہ وسلم

[2] مسلم کتاب الفضائل باب کم اقام ... اللہ علیہ وسلم بمکۃ والمدینۃ ومسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲٦٦ عن ابن عباس

الله قال وایای الا	رسولؐ آپؐ نے فرمایا میرا بھی
ان الله اعانی علیہ	ہے لیکن اللہ نے میری مدد کی اور وہ
فاسلم فلا یأمرنی	مطیع ہو گیا اب وہ صرف خیر و بھلائی
الا بخیر [1]	کی ترغیب دیتا ہے۔

عالم نور سے کسب فیض کے لئے راستہ کھلنے کا ثبوت غار حرا کے واقعہ میں ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دبانے اور بھینچنے کی جو روش اختیار کی وہ غالباً عالم نور سے فیض کو جانچنے اور مزید کم کرنے کے لئے تھی کہ جس کے بعد ہی وحی کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ حدیث میں ہے ۔

فجاء الملك فقال اقرأ	فرشتہ آیا اور کہا اقرأ، پڑھیے
قلت ما انا بقاری قال	آپؐ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں
فاخذنی فغطنی حتی بلغ	ہوں۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ فرشتہ
منی الجهد ثم ارسلنی	نے اس زور سے مجھ کو پکڑ کر دبایا
فقال اقرأ فقلت ما انا	کہ مجھ کو مشقت برداشت کرنی
بقارئ فاخذنی فغطنی	پڑی، پھر اس نے چھوڑا اور کہا
الثانیة حتی بلغ منی الجهد	کہ پڑھیے میں نے کہا میں پڑھا
ثم ارسلنی فقال اقرأ	ہوا نہیں ہوں، پھر اس نے زور
فقلت ما انا بقارئ فاخذنی	سے بھینچا اور مجھے مشقت برداشت
فغطنی الثالثة حتی بلغ	کرنی پڑی، پھر مجھے چھوڑا اور
منی الجهد ثم ارسلنی	کہا کہ پڑھیے میں نے کہا کہ پڑھا
فقال اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ	ہوا نہیں ہوں پھر اس نے مجھے بھینچا اور
الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ	پھر چھوڑا مجھے ویسی ہی مشقت
مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ	برداشت کرنی پڑی، پھر اس
الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ	نے اقرأ کی پانچ آیتیں پڑھیں

[1] مسلم صفات المنافقین، باب تحریش الشیطان وبعثہ سرایاہ

بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ - ۱؎

اس مزید قوت پہنچانے سے صرف شعلے بجھتے ہیں خواہشات (طبعی زندگی کے تقاضے و مطالبے) باقی رہتی ہیں کہ اگر یہ بھی جل جائیں تو بشریت ختم ہو کر رسولؐ کی زندگی دوسروں کے لئے نمونہ نہ قرار پائے - چنانچہ اس کے ثبوت میں ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی موجود ہے اور دوسری طرف عالم نور سے کسب فیض کے وقت کی وہ کیفیات موجود ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آتی تھیں - مثلاً نزولِ وحی کے وقت چہرہ متغیر ہو جانا سردی کے زمانہ میں جبینِ اقدس پر پسینے کے قطروں کا نمودار ہونا، اعصاب کا غیر معمولی بار محسوس کرنا اور استغراق کی کیفیت طاری ہونا وغیرہ ۲؎

یہ مختلف کیفیات طبعی زندگی کے تقاضے و مطالبے کی موجودگی کا نتیجہ تھیں اور ان کے ساتھ زبردست تصادم اس وقت ہوتا تھا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ نور میں ڈوب کر کسب فیض کرتے تھے - یہ مقام اس قدر لطیف ہے کہ اس کی لطافت طبعی زندگی کی ادنیٰ کثافت بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے لامحالہ اس مقام کے مسافر کو بلند ہونے کے لئے سخت قسم کی کشمکش سے دوچار ہونا پڑے گا جس کے آثار اعضاء وجوارح اور اعصاب پر ظاہر ہونا لازمی ہیں -

یہ مزید قوت آخری حد تک پہنچا دینے کا نتیجہ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کر دی گئی - اب آپ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ رسول آئے گا - قرآنِ حکیم میں ہے -

---

۱؎ بخاری ج ۱ باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسلم باب المبعث وبدء الوحی -

۲؎ بخاری ج اکتاب المناسک باب غسل الخلوق ثلاث مرات ومسلم ومشکوٰۃ باب المبعث وبدء الوحی -

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ؒ [1]	محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسولؐ اور خاتم النّبیینؐ ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

عربی لغت و محاورے میں ختم کے معنی بند کرنے، مہر لگانے، ختم کر دینے اور کام سے فارغ ہو جانے کے ہیں۔ مثلاً:

ختم الاناء	برتن کا منہ بند کر دیا
ختم الکتاب	خط پر مہر لگا دی
ختم علی القلب	دل پر مہر لگا دی
ختم الشئ (بلغ آخرہ)	شئ کے آخر تک پہنچ گیا
خاتم القوم (آخرہم)	قوم کا آخری آدمی
ختم العمل (فرغ من العمل) [2]	کام سے فارغ ہو گیا

مزید قوت پہنچانے کی آخری حد لوگوں کو معلوم نہ تھی اس لئے وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا کے ذریعہ ہر قسم کے شکوک و شبہات ختم کر دیئے گئے کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اور ختم نبوت کے وقت کو بھی وہی جانتا ہے کہ کب اس کا وقت ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی [3]	رسالت اور نبوت ختم ہو گئی میرے بعد نہ کوئی رسولؐ ہے اور نہ نبیؐ۔

(بقیہ صفحہ ۶۱ پر)

---

[1] الاحزاب آیت ۴۰

[2] اقرب الموارد، لسان العرب اور قاموس وغیرہ۔

[3] مسند احمد بن حنبل عن انس بن مالک (ترمذی کتاب الرؤیا باب ذہاب النبوۃ